تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ

(ایک تعارفی جائزہ)

ڈاکٹر خالد ظفراللہ ☆

Maulana Abdur Rehman Kilani (1923-1995) originated from district Gujranwala, was a literary figure of his times. He started his career a calligrapher at Ferozesons Lahore. His hand written master pieces of the Holy Quran were published by Taj Quranic Company Lahore. After 1981, he diverted his efforts towards Islamic literature and wrote a number of books "Taiseer ul Quran" is one of these master pieces. I gave a detailed review of this delineated commentary of the Holy Quran.

مفسر و خطاط قرآن مصنف و مترجم کتب کثیرہ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی ۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء کو خطاطی کے نامور مرکز حضرت کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد محترم نور الٰہی (۱۸۸۲ء-۱۹۴۳ء) بھی معروف خطاط تھے۔ان کی کتابت کے نمونے لاہور کے عجائب گھر میں نمبر ۱۹۹ اور نمبر ۲۰۰ کے تحت اب بھی محفوظ ہیں۔(۱)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے میٹرک (۱۹۴۱ء) تک تعلیم ہر کلاس میں نمایاں پوزیشن اور سکالرشپ کے ساتھ حاصل کی۔ بعد ازاں پرائیویٹ ملازمت کا آغاز کیا۔ ۱۹۴۴ء میں فوجی ملازمت کی خاطر ملٹری کا امتحان دیا اس میں اول آئے تو ممتحن بریگیڈیئر نے کہا اگر ڈاڑھی منڈوا دو تو میں تمہیں بریگیڈ بھیج دوں گا مگر آپ نے انکار کر دیا تو عام لوگوں کی طرح بطور کلرک حوالدار بھرتی کر کے راولپنڈی بھیج دیا۔ ۱۹۴۷ء میں ملٹری چھوڑ کر ادارہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں خاندانی پیشہ کتابت کا آغاز کیا۔ ۱۹۶۱ء سے قرآن کریم کی کتابت شروع کی۔اور ۱۹۸۱ء تک پچاس کے قریب قرآن کریم کی کتابت کی۔

☆ پرنسپل/ ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج سمندری، فیصل آباد

جن میں سے اکثر تاج کمپنی کے ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں وفاق المدارس کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔(۲)

یکم مئی ۱۹۳۴ء کو بعمر ساڑھے دس سال آپ کی شادی ہوئی۔ جبکہ آپ چھٹی جماعت کے طالب علم تھے آپ کی اولاد میں بالترتیب ڈاکٹر حبیب الرحمٰن، ڈاکٹر حافظ شفیق الرحمٰن، پروفیسر نجیب الرحمٰن، اور انجینئر حافظ عتیق الرحمٰن ہیں۔ بیٹیوں میں پروفیسر ثریا بتول۔محترمہ رضیہ مدنی، حافظہ عطیہ انعام الٰہی اور پروفیسر حافظہ فوزیہ سلفی صاحبہ ہیں اور چاروں ہی عالمہ فاضلہ ہیں۔(۳)

۱۹۸۱ء کے بعد تصنیف و تالیف میں مشغول ہوئے اور تادم واپس یہ شغل جاری رہا۔مختلف بلکہ متنوع موضوعات پر متعدد کتابیں تحریر فرمائیں۔اور بعض دقیق علمی کتابوں کے ترجمے بھی کئے۔ آپ کی تصانیف میں ۱۶طبع زاد ہیں جن میں'' آئینہ پرویزیت'' جیسی ضخیم کتاب دفاع حدیث میں ہے۔''شریعت وطریقت'' نامی کتاب حقیقی تصوف کے تعارف میں جبکہ'' مترادفات القرآن'' فہم قرآن میں بے مثال کاوش ہے۔اس کے علاوہ ایک سو کے لگ بھگ مضامین ماہنامہ'' ترجمان الحدیث''''محدث''''معارف'' اور سہ ماہی''منہاج'' میں شائع ہو چکے ہیں۔

۱-تصانیف:

آپ کی تصانیف کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔

۱-شریعت وطریقت

ناشر مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور

ضخامت ۵۲۸صفحات

۲-روح، عذاب قبر وسماع موتیٰ

ناشر: مکتبہ السلام، وسن پورہ لاہور، جولائی ۱۹۸۵ء(اشاعت اول)

ضخامت: ۱۵۲صفحات

۳-احکام ستر وحجاب،

ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور،

ضخامت: ۸۸صفحات

۴-تجارت اور لین دین کے مسائل و احکام
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور، اکتوبر ۱۹۹۱ء،
ضخامت: ۳۷۲صفحات
۵- اسلام میں فاضلہ دولت کا مقام
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور، جولائی ۱۹۸۷ء
ضخامت: ۷۲صفحات
۶- آئینہ پرویزیت (مکمل چھ حصے ایک جلد میں)
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور،
ضخامت: ۱۰۰۸صفحات
۷-عقل پرستی اور انکار معجزات
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور،
ضخامت: ۳۴۴صفحات
۸- خلافت و جمہوریت
ناشر: مکتبہ السلام لاہور،
ضخامت: ۳۱۸صفحات
۹-سرگزشت نورستان
ناشر: مجلس التحقیق الاسلامی ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور، ۱۹۸۶ء
ضخامت: ۸۴صفحات
۱۰- نبی اکرم ﷺ بحیثیت سپہ سالار
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ، لاہور
ضخامت: ۲۸۸صفحات
۱۱- نبی اکرم ﷺ پیکر صبر و ثبات (مطبوع)
ضخامت: ۲۱۶صفحات

۱۲-ایک مجلس کی تین طلاقیں اوران کا شرعی حل
۱۳-قرآن نافہمی کے اسباب اوران کا حل
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ لاہور، ۱۹۸۸ء (اشاعت ششم)
ضخامت: ۳۸صفحات
۱۴-مترادفات القرآن
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ، لاہور
ضخامت: ۱۰۰۸صفحات
۱۵-تیسیر القرآن (مفصل تفسیر قرآن)
ناشر: مکتبہ السلام وسن پورہ، لاہور
ضخامت : ۴جلد ، پہلی جلد : ۶۸۰صفحات ، دوسری جلد : ۶۶۳صفحات ، تیسری جلد ۷۴۶صفحات اور چوتھی جلد ۷۱۸صفحات
۱۶-تیسیر القرآن (ترجمہ قرآن: مولانا عبدالرحمٰن کیلانی، حاشیہ قرآن: انجینئر حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی)
ناشر: ''دارالسلام'' وسن پورہ، لاہور
ضخامت: ۶۸۶صفحات

مذکورہ بالا ذاتی تصنیفات کے علاوہ درج ذیل تراجم بھی آپ نے یادگار چھوڑے ہیں۔

۱۷- فقہ کی معروف اور مبسوط کتاب ''الموافقات'' للشاطبی کا اردو ترجمہ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور کے ایماء پر کیا جو کہ ۲ جلدوں میں مطبوع ہے۔
۱۸- ''بلوغ المرام'' کی عربی شرح ''سبل السلام'' کا اردو ترجمہ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی دعوت پر کیا جو کہ شریعہ اکیڈمی اسلام آباد کی طرف سے مطبوع ہے۔
۱۹- مفتی اعظم سعودی عرب شیخ بن بازؒ کے فتاوی کی ایک جلد کو آپ ہی نے اردو قالب میں ڈھالا جو کہ دارالسلام الریاض/ لاہور سے مطبوع ہے۔
۲۰- ''سعودی عرب میں نظام زکوٰۃ'' بھی آپ کے عربی سے اردو تراجم میں شامل ہے۔ (۴)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی ۱۸دسمبر ۱۹۹۵ء کو نماز عشاء با جماعت ادا کرنے گھر سے مسجد تشریف

لائے۔پہلی رکعت کے پہلے سجدے میں گئے اور پھر اٹھ نہ سکے،روح پرواز کرگئی۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

ب:تیسیر القرآن

ترجمہ: مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

حاشیہ: حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی

اسلامک پریس ''دارالسلام'' وسن پورہ لاہور،؟

ضخامت:۶۸۶صفحات

''تیسیر القرآن'' میں پیش کردہ ترجمہ مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے قرآن کریم کی مفصل تفسیر کی خاطر کیا تھا جو کہ تیسیر القرآن کے نام سے ہی مطبوع ہے۔اسی ترجمہ کو ہی ''تیسیر القرآن'' کی بنیاد بنایا گیا ہے۔محشی قرآن حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی کے بقول ''مگر اس کو مطلوب اسلوب کے مطابق ڈھالنے کے لئے ہمیں کچھ تبدیلیاں کرنی پڑیں، یہ تبدیلیاں عربی مادوں والے الفاظ کے استعمال، متروک اور مشکل الفاظ کی جگہ جدید اور آسان الفاظ سے تبدیلی کے متعلق تھیں۔''(۵)

تیسیر القرآن میں پیش کردہ ترجمہ کی سعی جمیلہ فاضل باپ مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ کی ہے اور ''مطلوب اسلوب'' میں ڈھالنے کی خاطر فاضل بیٹے حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی نے بھی کچھ حصہ ڈالا ہے۔عالم فاضل باپ بیٹے کی مجموعی کاوش ہو یا کسی ایک فرد کی جہد بلیغ ہو کسی بھی نص کا بعینہٖ ترجمہ کسی دوسری زبان میں پیش کرنا انسانی بساط سے باہر ہے۔انتہائی کامیاب مترجم بھی صرف قریب ترین مفہوم پیش کرسکتا ہے۔جس سے ''گزارا'' چل جاتا ہے یہ تو عام عبارات کا حال ہے۔قرآن کریم کی آیات تو ویسے بھی ''معجزہ'' ہیں۔ان کا ترجمہ کیسے ممکن ہے؟ پروفیسر ڈبلیو۔سی۔اسمتھ کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ ''ہماری بے بسی و بیچارگی کا حال یہ ہے کہ جب ہم، انسانی زبانوں میں سے کسی ایک زبان کا، دوسری زبان میں دل آویز ترجمہ نہیں کر سکتے تو خدائی زبان کا ترجمہ کس طرح ہم سے ممکن ہوسکتا ہے؟ ہم زیادہ سے زیادہ جو کچھ کر سکتے ہیں وہ یہی کہ اس کا جو مفہوم ہماری سمجھ میں آتا ہو اس کو ہم اپنی زبان میں بیان کردیں بس''(۶)

یہی وجہ ہے کہ علماء نے ''ترجمہ قرآن'' کو غلط عبارت قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ درست عبارت ''ترجمہ معانی القرآن'' ہے۔ ترجمہ پہ اعتماد کرنے والا شخص کبھی بھی وہ فیوض و برکات اور کلام الٰہی کی حلاوت اور حرارت محسوس نہیں کرسکتا جو کہ ایک عربی نص سمجھنے والا کرسکتا ہے۔ فاضل حاشیہ نگار تیسیر القرآن کے بقول ''چنانچہ اس ترجمہ میں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ قاری کی عربی نص سمجھنے میں مدد کی جائے، یعنی ہماری اصل توجہ اردو ترجمہ کی تزئین و آرائش کی طرف نہ تھی۔ جیسا کہ بعض مترجم اور مفسر حضرات نے کوشش کی ہے بلکہ ہماری اصل توجہ اس جانب رہی ہے کہ قاری عربی عبارت سمجھنے کے قابل ہو جائے اور اس کے فیوض و برکات کے خزانے کھلتے چلے جائیں۔ (۷)

لفظی یا با محاورہ ترجمہ:

تراجم میں عموماً اس قضیہ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے کہ ترجمہ لفظی ہو یا با محاورہ ہو اگر ترجمہ لفظی ہو تو مفہوم سمجھ آنا مشکل ہے۔ کیونکہ مضاف، مضاف الیہ اور صفت موصوف وغیرہ اردو اور عربی میں ایک ہی ترتیب سے نہیں ہوتے۔ اس کے باوجود لفظی تراجم کی ایک تاریخ ہے۔ جس کا آغاز شاہ رفیع الدین (۱۲۴۹ھ/۱۸۲۳ء) نے کیا ان کا کردہ تحت اللفظ ترجمہ کا پہلا ایڈیشن ۱۲۵۲ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں طبع ہوا۔ (۸)

با محاورہ ترجمہ اگر عربی نص سے فعل فاعل وغیرہ کی تقدیم و تاخیر کی بنا پر کافی مختلف ہو جاتا ہے۔ لیکن عبارت کے سمجھنے میں بہت ممد و معاون ہوتا ہے، اس لئے برصغیر میں اردو با محاورہ تراجم کی بھی ایک طویل تاریخ ہے۔ جس کا آغاز شاہ عبدالقادر دہلوی (۱۲۴۳ھ/ ۱۸۲۸ء) نے کیا۔ شاہ عبدالقادر دہلوی کے کردہ سب سے پہلے با محاورہ ترجمہ قرآن کا پہلا ایڈیشن سید عبداللہ لاہوری والا موجود ہے...... یہ ۱۲۴۵ھ/۱۸۲۹ء میں طبع ہوا۔ (۹)

شاہ عبدالقادر صاحب کے بعد زیادہ تر با محاورہ ترجمہ کی خدمات سرانجام دی گئیں ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین کے بقول، ''شاہ عبدالقادر جو با محاورہ ترجمہ کے بانی اور امام ہیں اور یہی وجہ ہے جو اسلاف ممدوحین کے بعد اس زمانے میں جس نے اس میدان میں قدم رکھا، اس نے جناب شاہ صاحب ممدوح کا اتباع کیا اور با محاورہ ترجمہ کرنے کو اختیار کیا۔ (۱۰)

یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح لفظی ترجمے کے بانی شاہ رفیع الدین ہیں، اسی طرح با محاورہ ترجمے کے بانی شاہ عبدالقادر ہیں، گویا ہر دو مکمل ترجمے کی اولیت کا شرف انہی برادران کے حصے میں آیا ہے۔(۱۱)

تحت اللفظ یا با محاورہ تراجم کی کاوشوں کی بدولت عربی سے نابلد مسلمان کا رشتہ بھی قرآن مجید سے اس کو سمجھنے کے اعتبار سے جڑ گیا۔ یہ تعلق باعث رحمت و برکت بھی ہے اور روزافزوں بھی۔ڈاکٹر احمد خاں کے بقول ''معلوم ہوتا ہے کہ بارہویں صدی ہجری کا نصف آخر اس خطے کے لیے رحمت و برکات کا پیغام لے کر آیا، لوگوں کی توجہ قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کے علوم و معارف سے آگاہی کی طرف ایک عمدہ رفتار سے بڑھنے لگی۔تقریباً ایک صدی کے اندر قران کریم کے اردو میں کئی تراجم ہو چکے تھے مزید اب تک ہو رہے ہیں۔''(۱۲)

کچھ مترجمین نے ''بعض جگہ ربط آیات بتانے کے لیے، بعض موقعوں پر اجمال کو تفصیل میں بدلنے کے لیے، بعض اوقات کسی تشریح طلب امر کی توضیح و تصریح کے لیے اور بعض مقامات پر بعض اور نکات سمجھانے کے لیے مختصر الفاظ میں حاشیہ پر چند الفاظ یا جملے دے دیئے تاکہ عوام کے لیے قرآن کریم کی بظاہر بے ربطی یا اس کا ایجاز و اختصار یا تلمیحات و استعارات، ربط و تسلسل اور وضاحت وصراحت اختیار کر لیں۔ ہمارے علماء وفضلاء اور مترجمین و مفسرین اسی روش پر چلے ہیں اور حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی کے زمانہ سے موجودہ دور تک انہوں نے عوام کی سہولت کے لیے ان کی عقل و فہم کے لیے تفسیری حواشی اور فوائد دیئے ہیں جو عام قارئین قرآن کے لیے یقیناً بے حد مفید اور معلوماتی ثابت ہوئے ہیں۔(۱۳)

زیر جائزہ ترجمہ قرآن میں لفظی اور با محاورہ ہر دو کو ایک ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی گئی۔ محشی تیسیر القرآن کے بقول ''ہم نے ان دونوں کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ترجمہ کی عبارت کو بامعنی اور قابل فہم رکھتے ہوئے ہم جس قدر لفظی معنی کو جگہ دے سکے ہیں وہ ہم نے دی ہے جہاں ہم قرآنی ترتیب کو برقرار رکھ سکے ہم نے برقرار رکھی ہے۔''(۱۴)

تیسیر القرآن میں کسی صفحہ کے ترجمے کا کچھ بھی حصہ دوسرے صفحہ پہ منتقل نہیں ہوا۔ ہر صفحہ کا ترجمہ اسی صفحہ میں پورا کیا گیا ہے اور قریباً ۹۰ فیصد سطور کا ترجمہ بھی انہیں سطور میں پورا کیا گیا ہے۔

ایک صفحے کے علاوہ تمام قرآن کے صفحات آیت کے خاتمہ پر ہی ختم ہوتے ہیں اور یوں بین السطور بہترین ترجمہ کی کامیاب کاوش نے اسے بہت سے تراجم سے منفرد اور ممتاز کر دیا ہے۔

تیسیر القرآن لفظی و بامحاورہ ترجمہ کی روایت کو آگے بڑھانے کے علاوہ حاشیہ قرآن کی روایت کا بھی علمبردار ہے۔ اور یہ حاشیہ بھی جدید سائنسی و فنی معلومات کو محیط ہونے کی بنا پر دیگر حواشی میں ایک ممتاز مقام و مرتبہ کا حامل ٹھہرا ہے۔

ج: ترجمہ ''تیسیر القرآن'' کے ادبی محاسن:

۱-انداز ترجمانی:

ہر زبان کا ادائیگی مفہوم کا اپنا انداز ہے۔ بعض زبانوں نے مخاطب کے ادب و احترام کا لحاظ کئے بغیر اپنے مفہوم و مدعا کے اظہار کی روش اپنائی ہے۔ جیسے عمر میں چھوٹے بڑے، رتبے میں چھوٹے بڑے ہر ایک حاضر مخاطب کے لئے انگلش میں صرف You ہے۔ عربی میں واحد مذکر مخاطب کے لئے ضمیر منصوب متصل ''ک'' مستعمل ہے۔ لیکن ادب و احترام کے مقامات پر ''ک'' کے بجائے جمع مذکر مخاطب والی ضمیر منصوب متصل ''کم'' بھی استعمال کی جاتی ہے۔ حفظ مراتب کا یہ فرق اردو میں بھی بڑے بلیغ انداز میں موجود ہے۔ چھوٹوں کے لیے اگر ''تو'' ہے تو بڑوں کے ادب و احترام کی خاطر ''آپ'' کا لفظ مستعمل ہے۔ فاضل مترجم نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کے لیے اس کا خوب لحاظ رکھا ہے۔ مثلاً: ''ما ودعك ربك و ماقلى'' کہ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔ ''و للاخرة خير لك من الاولى'' اور آپ کے لیے آخرت ابتدا سے یقیناً بہتر ہے۔ ''ولسوف يعطيك ربك فترضى'' اور آپ کا رب آپ کو جلد ہی اتنا کچھ عطا کرے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ (۱۵)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن نے ان آیات کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ ''نہ رخصت کر دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ بیزار ہوا o اور البتہ پچھلی بہتر ہے تجھ کو پہلی سے o اور آگے دے گا تجھ کو تیرا رب پھر تو راضی ہو گا o'' (۱۶)

سید ابو الاعلیٰ مودودی کی ترجمانی ملاحظہ فرمائیں: ''(اے نبی! صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا اور یقیناً تمہارے لئے بعد کا دور پہلے دور سے بہتر ہے۔ اور

عنقریب تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے" (۱۷)

ان دونوں ترجموں میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تجھ، تم، تمہارا اور تیرا کی ضمائر استعمال کی گئی ہیں۔ لیکن مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے ترجمہ قرآن میں آپ ﷺ کے لیے " آپ" کی ضمیر ہی استعمال کی ہے۔ جس سے فاضل مترجم کی ترجمانی میں ادب احترام کی دو دھاری تلوار پر کامیابی عیاں ہے۔ " ت "، بمعنی تو کی ضمیر مرفوع متصل جب آپ ﷺ کے لیے بیان ہوئی ہے تو اس کے ترجمہ میں بھی صاحب ترجمہ نے ادب بارگاہ نبوی کا ہی مظاہرہ کیا ہے۔ مثلاً: "ارء یت الذی یکذب بالدین" بھلا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔ (۱۸)

شیخ الہند اس آیت کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: " تو نے دیکھا اس کو جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونے کو۔" (۱۹)

سید مودودی نے یوں ترجمانی کی ہے کہ "تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے۔" (۲۰)

اسی طرح " قل "، فعل امر واحد حاضر کا ترجمہ میں "تو کہہ" کے بجائے آپ ﷺ کی عالی مرتبت ذات کے ادب و احترام کے تقاضے کو ہر جگہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً: " قل انما انا بشر مثلکم ....." کہیے میں تمہیں جیسا انسان ہوں۔ (۲۱)

" قل یاایھا الکفرون " آپ کہہ دیجئے اے کافرو! (۲۲)

" قل اعوذ برب الناس" آپ کہیے کہ میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔" (۲۳)

ان تینوں مقامات پر ترجمہ شیخ الہند ملاحظہ ہو:

قل انما انا بشر مثلکم .... تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم ....

قل یاایھا الکفرون٥ تو کہہ اے منکرو

قل اعوذ برب الناس تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی

سید ابوالاعلیٰ مودودی کے ہاں یہ مقامات ملاحظہ فرمائیں:

قل انما انا بشر مثلکم .... اے نبی، کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا

قل یاایھا الکفرون ○ کہہ دو کہ اے کافرو

قل اعوذ برب الناس کہو میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی

مولانا کیلانی کے ہاں '' کہیے، آپ کہہ دیجئے ، آپ کہیے'' کے مقابلے میں '' تو کہہ، کہو، کہہ دو''۔ کے تراجم شیخ الہند اور سید مودودی کے ہاں موجود ہیں ۔ ادب و احترام کے اعتبار سے مولانا کیلانی نے کوئی گنجائش باقی نہیں چھوڑی ہے۔

۲: ادبی چاشنی/ خوبصورت ترجمے:

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمانی کا فریضہ سرانجام دیتے وقت سب سے مشکل مرحلہ انتقال مفہوم کے ساتھ ادبی معنویت کا پہلی زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا ہے ۔اس پہلو سے مولانا عبدالرحمٰن کیلانی کا ترجمہ بعض مقامات پر بے ساختہ داد کا مستحق ٹھہرتا ہے مثلاً:

''.....یوم التناد ○'' آہ وفغاں کے دن (۲۴)

'' واھجرھم ھجرا جمیلا '' اور خوش اسلوبی سے ان سے الگ ہو جایئے۔(۲۵)

''..... وقدموا لانفسکم .....'' مگر اپنے مستقبل کا خیال رکھو۔(۲۶)

اس آیت کے ترجمہ میں جو ادبی لحاظ اور جامع انداز اختیار کیا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

'' بل ادارك علمھم فی الآخرۃ .....'' بلکہ آخرت کے بارے میں ان کے علم نے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔(۲۷)

شیخ الہند یوں ترجمہ فرماتے ہیں، '' بلکہ تھک کر گر گیا ان کا فکر آخرت کے بارہ میں۔''

سید مودودی کا کردہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں: '' بلکہ آخرت کا تو علم ہی ان لوگوں سے گم ہو گیا ہے۔''

مولانا کیلانی کے کردہ ترجمے میں ''علم نے گھٹنے ٹیک دیئے'' میں جو ادبی چاشنی ہے وہ دیگر تراجم میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی ہے۔

۳- برمحل مفہوم ادا کرنے والا ترجمہ:

ایک کامیاب مترجم اس بات کا ضرور خیال رکھتا ہے کہ ترجمہ محض الفاظ سے نہیں بلکہ صورت حال کے تناظر میں کیا جائے۔آیت کے مضمون اور موقع محل کی مناسبت سے ایسے الفاظ میں ترجمہ

کیا جائے کہ مطلوبہ بات اور انداز ہر دو بعینہ سامنے آ جائیں۔مولانا عبدالرحمٰن کیلانی نے اس پہلو کا بھی خوب حق ادا فرمایا ہے۔مثلاً:

قل فلم تقتلون انبیاء اللّٰہ من قبل ان کنتم مؤمنینo

آپ پوچھئے کہ اگر تم ایمان لانے والے ہو تو اس سے قبل اللہ کے انبیاء کو کیوں قتل کرتے رہے ہو؟ (۲۸)

یہاں سیاق مضمون یہ ظاہر کر رہا تھا کہ ''قل'' بمعنی ''کہیے'' نہیں بلکہ ''پوچھیے'' ہی استعمال ہوا ہے۔

سورۂ ق آیت نمبر۳۰ میں ''نقول'' بمعنی ہم پوچھیں گے اور ''تقول'' بمعنی وہ کہے گی ہر دو معانی میں خوب ترجمہ ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

'' یوم نقول لجھنم ھل امتلأت و تقول ھل من مزید'' اس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے ''کیا تو بھر گئی؟'' تو وہ کہے گی ''کیا کچھ اور بھی ہے۔'' (۲۹)

لیکن سورۂ شعراء آیت نمبر۶۱ میں ''قال بمعنی (چیخے) انتہائی موزوں ترجمہ دکھائی دیتا ہے۔

''فلما تری الجمعن قال اصحب موسی انا لمدرکون ''

پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو اصحاب موسیٰ چیخے ہم پکڑے گئے۔'' (۳۰)

ملکہ بلقیس کا آن واحد میں تخت اپنے پاس پانے پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے اظہار تشکر کے لیے بھی ''قال'' استعمال ہوا ہے۔جس کا ترجمے میں حق یوں ادا کیا گیا ہے ''......فلما راہ مستقرا عندہ قال ھذا من فضل ربی لیبلونی أأشکر ام أکفر..... ''پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو پکار اٹھا یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری......(۳۱)

ہر جگہ قال یقول مادہ ایک ہی ہے لیکن سیاق کلام اور موقع محل کی مناسبت سے مفہوم کی بھرپور ادائیگی والے مختلف تراجم سے ہر مقام کو نمایاں وممتاز کیا گیا ہے۔(ذلك فضل اللہ یوتیہ من یشاء)

۴- کلام کی شدت کا اظہار:

اگر کسی مقام پر اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا اظہار ہو رہا ہے تو ترجمہ کے لئے ایسے الفاظ کا انتخاب ضروری ہے جس سے اس اظہار کی مکمل عکاسی ہو اس بارے میں فاضل مترجم الفاظ کے چناؤ میں بہت محتاط لیکن کامیاب رہے ہیں، مثلاً:

سنسمه علی الخرطوم ''جلد ہم اس کی لبوتری ناک پر داغیں گے۔'' (۳۲)

خرطوم کا لبوتری ناک کیا خوب ترجمہ کیا ہے۔ اکثر مترجمین نے خرطوم کا ترجمہ سونڈ کیا ہے جو کہ حقیقی ترجمہ ہے لیکن یہ جانور ہاتھی کے لئے تو درست ہے ایک انسان کے لئے جچتا نہیں ہے کیونکہ اس کی سونڈ نہیں ہوتی لبوتری ناک ضرور ہو سکتی ہے۔ اور لمبی ناک والے کو خرطمانی کہا جاتا ہے۔ (۳۳)

اس کے مقابلہ میں دیگر تراجم ملاحظہ فرمائیں:

شیخ الہند کے الفاظ میں سنسمه علی الخرطوم ۝ ''اب داغ دیں گے ہم اس کی سونڈ پر۔''

اور تفہیم القرآن کا ترجمہ یوں ہے۔ ''عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔''

اسی طرح سورۃ انبیاء میں ''یدمغه'' کا ترجمہ شدت کلام کا زبردست اظہار ہونے کی بنا پر قابل ساعت ہے

﴿ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغه فاذا هو زاهق ولکم الویل مما تصفون۝ ﴾

''بلکہ ہم باطل پر حق کی ضرب لگاتے ہیں تو حق باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے اور باطل شکست کھا کر بھاگ اٹھتا ہے اور تمہارے لئے ہلاکت ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم بیان کرتے ہو۔'' (۳۴)

سورۂ نور کی آیت نمبر چوبیس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

﴿ یوم تشهد علیهم السنتهم و ایدیهم و ارجلهم بما کانوا یعملون۝ ﴾

''جس دن ایسے مجرموں کی اپنی زبانیں ہاتھ اور پاؤں ان کے کرتوتوں سے متعلق ان

کے خلاف گواہی دیں گے۔"(۳۵)

"ان کے کرتوتوں" کے الفاظ میں "بما کانوں یعملون" کا ترجمہ شدت کلام کا بلیغ اظہار ہے۔

۵- غیر مبہم واضح ترجمہ:

قرآن مجید کی بعض آیات کے ترجمے مبہم اور غیر واضح ہوتے ہیں۔اور عام قاری کے لئے ترجمہ اور ترجمے کے ذریعے اصل عبارت کے مفہوم تک رسائی ممکن نہیں ہوتی، لیکن فاضل مترجم نے تیسیر القرآن کے ترجمہ میں ابہام کو حتی الوسع دور کر دیا ہے۔مثلاً:

فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین ٥ کے مختلف تراجم ملاحظہ ہوں۔

شاہ عبدالقادر یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ "پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ سوا ایک گھر کے مسلمانوں کا۔"

ترجمہ شیخ الہند کا بھی تقریباً یہی ہے کہ "پھر نہ پایا ہم نے اس جگہ سوائے ایک گھر کے مسلمانوں سے"

سید مودودی یوں ترجمہ فرماتے ہیں۔"اور وہاں ہم نے ایک گھر کے سوا مسلمانوں کا کوئی گھر نہ پایا۔"

جبکہ صاحب تیسیر القرآن کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جن میں کوئی ابہام دکھائی نہیں دیتا "ہم نے وہاں ایک گھر کے سوا کوئی مسلمانوں کا گھر نہ پایا۔"

٦-لفظی اور با محاورہ ترجمہ کا حسین امتزاج:

قرآن مجید کی مشکل ترین آیات میں سے ایک آیت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جہاں پر فاضل مترجم کی کامیاب ترجمانی لائق ستائش ہے۔

﴿ قل ھل من شرکائکم من یھدی الی الحق ﴾

"پوچھیے تمھارے شریکوں میں کوئی ہے؟ جو حق کی طرف رہنمائی کر سکے؟"

﴿ قل اللہ یھدی للحق ﴾

کہہ دیجئے "اللہ ہی حق کی راہنمائی کرتا ہے۔"

﴿ افمن يهدى الى الحق ﴾
''بھلا یہ شخص جو حق کی راہنمائی کرے۔''
﴿ احق ان يتبع ﴾
''وہ اتباع کا زیادہ حق دار ہے۔''
﴿ امن لا يهدى ﴾
''یا وہ جو خود بھی راہ نہیں پا سکتا۔''
﴿ الا ان يهدى ﴾
''الا یہ کہ اسے راہ بتائی جائے۔''
﴿ فما لكم كيف تحكمون ٥ ﴾
''پھر تمہیں کیا ہے یہ تم کیسے فیصلے کرتے ہو۔''(۳۷)

۷- محاورات عرب کا لحاظ:

کسی زبان سے دوسری زبان میں ترجمے کرتے وقت اصل زبان کے محاورات وضرب الامثال پر آگاہی صحیح ترجمہ میں کامیاب ٹھہراتی ہے۔ فاضل مترجم نے محاورات عرب کو مدنظر رکھ کر ان کے ترجمے کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

مثلاً: نکس بمعنی اوندھا کرنا اور نکس راسہ بمعنی سر جھکانا سرنگوں ہونا اور نکس علی راسہ بمعنی لاجواب ہوکر ندامت سے سر ڈال دینا اور سوچنے لگنا۔(۳۸)

سورۂ انبیاء میں اس عربی محاورہ کا محاوراتی ترجمہ ملاحظہ ہو:

﴿ ثم نكسوا على رؤسهم لقد علمت ما هولاء ينطقون٥ ﴾
''پھر لاجواب ہوکر شرم کے مارے سرنگوں ہو گئے اور کہنے لگے یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ یہ (صنم) بولتے نہیں۔''(۳۹)

اسی طرح سقط بمعنی کسی چیز کا گر پڑنا اور سقط فی الکلام بمعنی بات کرنے میں غلطی کر جانا یا نامناسب بات کہہ دینا اور سُقِطَ یا اُسقِطَ فی یدہ بمعنی اپنی کسی بات یا دلیل کے غلط معلوم ہونے پر لوگوں کے سامنے نادم اور ذلیل ہونا یا اپنا سا منہ لے کر رہ جانا ہے۔'' ولما سقط فی ایدیهم

ورأوھم انھم قد ضلوا o'' اور جب وہ شرمسار ہوئے اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔(۴۰)
اشــرب حــب فـلان بھی ایک عرب محاورہ ہے۔شرب بمعنی پینا اور اشرب بمعنی پلانا اور اشرب حب الفلاں یعنی جب کسی کے دل میں کسی چیز کی محبت رچ بس جائے، بیٹھ جائے یا گھر کر جائے۔قرآن مجید میں ہے۔واشربوا فی قلوبھم العجل ..... o ''ان کے کفر کی وجہ سے بچھڑا ان کے دلوں میں رچ بس گیا۔''(۴۱)

۸- قائم کردہ اصولوں کی پاسداری:

تیسیر القرآن کے ترجمہ میں قصداً عربی مادوں والے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔تا کہ قاری کی عربی نص سمجھنے میں مدد کی جائے۔مثلاً: صلوٰۃ کا نماز کے بجائے صلوٰۃ سے ہی ترجمہ کیا گیا ہے۔جیسے ویقیمون الصلوٰۃ o ''صلوٰۃ قائم کرتے ہیں۔''(۴۲)

اکثر مقامات پر اس قائم کردہ اصول کی پاسداری کے باوجود بعض دفعہ نماز بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔مثلاً:

واقیموا الصلوٰۃ.....o ''اور نماز قائم کرو۔''(۴۳)

وھـم عـلـی صـلاتھـم یـحـافـظـون o ''اور وہ اپنی نمازوں کو پابندی سے ادا کرتے ہیں۔''(۴۴)

واقیموا الصلاۃ .....o ''اور نماز قائم کرو۔''(۴۵)

۹- اجنبی الفاظ کا استعمال:

فاضل مترجم مفہوم کی ادائیگی کی خاطر انگریزی کے لفظ بھی ترجمہ میں لائے ہیں۔مثلاً:

وقـالـوا ربـنـا عـجـل لـنا قطنا قبل یوم الحساب o اور کہتے ہیں'' ہمارے رب ہمیں ہماری چارج شیٹ جلدی کر کے یوم حساب سے پہلے ہی دے دے۔''(۴۶)

قط کسی چیز کے ٹکرے کو کہتے ہیں اسی طرح حساب کے رجسٹر یا صحیفہ جائزہ کے لیے مستعمل ہے۔فاضل مترجم نے چارج شیٹ کے لفظ سے نفس مضمون کی خوب ترجمانی کی ہے۔

تیسیر القرآن کے ترجمے کے جائزہ کے بعد یہ حقیقت نکھر کر سامنے آتی ہے کہ یہ ترجمہ لفظی اور بامحاورہ یا تحت اللفظ اور حاصل المعنی ترجمہ کا حسین امتزاج ہے۔تقریباً ۹۰ فیصد سطور کا ترجمہ

بھی انہی سطور یعنی آیت کے تحت ہی مکمل کیا گیا ہے۔بجا طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں ۔کہ تیسیر القرآن کے ترجمے میں اظہار مراد کے لیے عبارت کی طوالت سے حتی الوسع احتراز کیا گیا ہے لیکن اس سے تعبیر میں کوئی رکاوٹ یا مفہوم میں کوئی دقت ہرگز پیش نہیں آتی ہے۔

عربی زبان و قواعد کے اعتبار سے زیادہ بہتر، ٹھوس اور علوم اسلامیہ کے اعتبار سے زیادہ موزوں الفاظ کے ساتھ یہ ترجمہ مکمل کیا گیا ہے ۔ترجمے میں قرآن کے اعراب، محذوف کی تعیین، ضمیر کے مرجع اور عبارت میں لفظ کے مقدم و مؤخر ہونے کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔آیات میں مذکور افراد کی نفسیات کو ظاہر کرنے والے الفاظ سے ترجمہ کرتے ہیں۔ترجمہ میں سلاست و روانی ،حسن ادائیگی ، جملوں کو خوبصورتی بلکہ صوتی آہنگ بھی نوازا ہے۔جس سے قاری قرآن لطف اندوز بھی ہوتا ہے اور فہم قرآن کی دولت سے مالا مال بھی۔

اس خوبصورت ترجمہ کے ساتھ شائع شدہ حواشی میں جدید سائنسی ، فنی ، طبی اور تاریخی معلومات کا قرآنی آیات سے تقابل اور قرآن کے سائنسی معجزات کی وضاحت ایسے خوبصورت انداز میں کی گئی ہے کہ عصر حاضر کے پڑھے لکھے احباب اور جدید سائنسی تحقیقات سے متاثر و مرغوب افراد اس حاشیہ سے اپنی قلبی تسکین کا خوب ساماں پاتے ہیں۔اور یوں یہ ترجمہ اور حاشیہ بہت سے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن رہا ہے۔اور اس کاوش کی یہی غایت تھی ۔حسن نیت اور عمیق گرفت نے کامیابی کی راہ آسان کی ہے۔(اللھم زد فزد)

❁❁❁❁

حواشی وحوالہ جات

۱: ماہنامہ مطلع الفجر، لاہور (خصوصی اشاعت بیاد مولانا عبدالرحمٰن کیلانی) دسمبر ۱۹۹۷ء، ص ۲۱ (کیلیانوالہ فن خطاطی کا قدیم مرکز از عبدالرحمٰن کیلانی)

۲: ماہنامہ مطلع الفجر، ص ۱۲۲، (تذکرۃ المشاہیر، میرے والد محترم کی سوانح حیات از پروفیسر ثریا بتول علوی)

۳: ماہنامہ مطلع الفجر، ص ۷۶-۷۷ (مولانا عبدالرحمٰن کیلانی تعارف سے رشتہ مصاہرت تک از عبدالقدوس سلفی)

۴: قلمی جواہر پاروں اور تصنیفی کاوشوں کے تفصیلی تبصرہ کے لیے دیکھیے۔ ماہنامہ "مطلع الفجر" ص ۹۷-۹۴ (مولانا عبدالرحمٰن کیلانی اپنی تصنیفات کے آئینہ میں از عبدالوکیل علوی)

۵: کیلانی، عبدالرحمٰن، مولانا، تیسیر القرآن، دارالسلام لاہور؟ (مقدمہ از عتیق الرحمٰن کیلانی: ص ۳)

۶: قرآن مجید کی تفسیریں چودہ سو برس میں، خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ۱۹۹۵ء، ص ۳۹۰-۳۹۱ (مقدمہ مطالب القرآن از عطاء اللہ پالوی)

۷: کیلانی، تیسیر القرآن، مقدمہ ص ۴

۸: قاسمی، اخلاق حسین، محاسن موضح قرآن، ادارہ رحمت عالم، شیخ چاند اسٹریٹ لال کنواں۔ دہلی ۱۹۷۷، ص ۱۵

۹: قاسمی، محاسن موضح قرآن، ص ۳۴

۱۰: صالحہ شرف الدین، عبدالحکیم، ڈاکٹر، قرآن حکیم کے اردو تراجم، قدیمی کتب خانہ کراچی؟ ص ۱۷۸

۱۱: اوج، محمد شکیل، ڈاکٹر، قرآن مجید کے آٹھ منتخب تراجم کا تقابلی جائزہ، دارالتذکیر لاہور،

۲۰۰۷ء، ص۲۳

۱۲: احمد خاں، ڈاکٹر، قرآن کریم کے اردو تراجم، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۸۷ء، ص۱۳۔۱۴

۱۳: عثمانی، محمد نسیم، پروفیسر ڈاکٹر، اردو میں تفسیری ادب، عثمانیہ اکیڈمک ٹرسٹ کراچی، ۱۹۹۴ء، ص۱۱۸۔۱۱۹

۱۴: کیلانی، تیسیر القرآن، مقدمہ، ص۹

۱۵: کیلانی عبدالرحمٰن، مولانا، تیسیر القرآن (مع حاشیہ از حافظ عتیق الرحمٰن کیلانی)، دارالسلام وسن پورہ لاہور؟، (۹۳:الضحیٰ:۳-۵)

۱۶: محمود الحسن، شیخ الہند، ترجمہ قرآن کریم (مع تفسیر از شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی)، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ پریس مدینہ منورہ، (۹۳:الضحیٰ:۳-۵)

۱۷: مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، ترجمہ قرآن مجید، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ۱۹۸۹ء، (۹۳: الضحیٰ:۳-۵)

۱۸: کیلانی، تیسیر القرآن، (۱۰۷:الماعون:۱)

۱۹: شیخ الہند، ترجمہ قرآن کریم، (۱۰۷:الماعون:۱)

۲۰: سید مودودی، ترجمہ قرآن مجید، (۱۰۷:الماعون:۱)

۲۱: کیلانی، تیسیر القرآن، (۱۸:الکھف:۱۱۰)

۲۲: کیلانی، تیسیر القرآن، (۱۰۹:الکفرون:۱)

۲۳: کیلانی، تیسیر القرآن، (۱۱۴:الناس:۱)

۲۴: کیلانی، تیسیر القرآن، (۴۰:المومن:۳۲)

۲۵: کیلانی، تیسیر القرآن، (۷۳:المزمل:۱۰)

۲۶: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲:البقرۃ:۷۲)

۲۷: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲۷:النمل:۶۶)

۲۸: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲:البقرۃ:۹۱)

۲۹: کیلانی، تیسیر القرآن، (۵۰:ق:۳۰)

۳۰: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲۶: الشعراء: ۶۱)
۳۱: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲۷: النمل: ۴۰)
۳۲: کیلانی، تیسیر القرآن، (۶۸: القلم: ۱۶)
۳۳: مصباح اللغات، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۱۹۸
۳۴: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲۱: الانبیاء: ۱۸)
۳۵: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲۴: النور: ۲۴)
۳۶: ترجمہ شاہ عبدالقادر، تاج کمپنی کراچی - لاہور، (۵۱: الذریت: ۳۶)
۳۷: کیلانی، تیسیر القرآن، (۱۰: یونس: ۳۵)
۳۸: کیلانی، عبدالرحمٰن، مولانا، مترادفات القرآن، مکتبہ السلام لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۰۴
۳۹: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲۱: الانبیاء: ۶۵)
۴۰: کیلانی، تیسیر القرآن، (۷: الاعراف: ۱۴۹)
۴۱: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲: البقرۃ: ۹۳)
۴۲: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲: البقرۃ: ۳)
۴۳: کیلانی، تیسیر القرآن، (۲: البقرۃ: ۱۱۰)
۴۴: کیلانی، تیسیر القرآن، (۶: الانعام: ۱۵۰)
۴۵: کیلانی، تیسیر القرآن، (۷۳: المزمل: ۲۰)
۴۶: کیلانی، تیسیر القرآن، (۳۸: ص: ۱۶)